نفلی طواف شروع کیا تو پورا کرنا لازم ہے؟ پورا نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-0100 تاریخ:19-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی خاتون نے نفلی طواف کے دو چکر کر کے چھوڑ دیئے، تو کیا خاتون پر اس نفلی طواف کو پورا کرنا ضروری ہے؟ اگر پورا نہیں کیا، تو کیا اس کے چھوڑنے پر کوئی کفارہ بھی ہو گا؟ کیونکہ عورت کو پریگننسی (Pregnancy) ہے، ساتواں مہینا ہے، کنڈیشن ایسی ہے کہ چلنا بہت مشکل ہے، مجبوری کے تحت چھوڑا ہے، جان بوجھ کر نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نفلی طواف شروع کر دینے سے اُس کی ادائیگی ذمہ پر لازم ہو جاتی ہے اور اب اُس کو پورا کرنا واجب و ضروری ہوتا ہے۔ جو شخص نفلی طواف شروع کر کے اسے پورا نہ کرے، تو چاہے یہ پورا نہ کرنا کسی عذر کی وجہ سے ہو یا بغیر عذر، بہر صورت اُس پر کفارہ لازم ہو گا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ طواف قدوم کی طرح اگر نفلی طواف شروع کر کے، اُس کے اکثر یعنی چار یا اس سے زائد پھیرے (چکر) ترک کر دیئے تو دَم لازم ہو گا اور اگر اقل یعنی چار سے کم ایک، دو یا تین پھیرے ترک کر دیئے، تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر لازم ہو گا، ہاں اگر نفلی طواف نامکمل تھا، لیکن پھر پورا کر لیا، تو چار پھیرے پورا کر لینے کی صورت میں دَم ساقط اور زائد پورا کرنے کی صورت میں صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

مذکورہ تمہید کے بعد صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ جب اس خاتون نے نفلی طواف شروع

کر دیا اور اس کے دو پھیرے بھی کر لیے، تو اب خاتون پر اُس طواف کے بقیہ پانچ پھیروں کو بھی پورا کرنا لازم ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے دَم لازم ہو گا، ہاں طواف پورا کر لینے کی صورت میں دَم ساقط ہو جائے گا۔ اگر وہ خاتون اِس وقت مکہ شریف میں ہی ہوں، تو اُنہیں چاہیے کہ اِس نفلی طواف کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں تک اُن کے لیے بحالتِ حمل چلنے میں دشواری کا معاملہ ہے، تو اس کا حل یہ ہے کہ اولاً وہ طواف ایسے وقت کریں کہ جب رَش نہ ہو، پھر کسی مَحرم یا دوسری خاتون کے سہارے، آہستہ آہستہ چل کر ایک ایک پھیرا پورا کرتی جائیں، پھیروں کے درمیان اگر وقفہ کر کے تھوڑا آرام لینا چاہیں تو اِس کی بھی اجازت ہے کہ طواف کے پھیروں کو بغیر وقفہ دیئے، پے در پے کرنا سنت ہے اور بلا عذر ان کے درمیان طویل وقفہ دینا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے وقفہ دیا جائے، جیسے تھک جانے پر آرام کرنے کے لیے تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

اور اگر خاتون کے لیے کسی بھی طرح چلنا ممکن نہ ہو یا چلنے میں نا قابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، تو اب وہ خاتون اس عذر کی وجہ سے وہیل چیئر پر بھی طواف کر سکتی ہیں اور اس صورت میں وہیل چیئر پر طواف کرنے کی وجہ سے اُن پر کچھ بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہو گا، کیونکہ عذر کی وجہ سے سواری پر طواف کرنا، جائز ہوتا ہے اور کوئی کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا، **البتہ اگر خاتون اس نفلی طواف کو کسی بھی طرح مکمل نہ کریں یا پھر وہ اپنے وطن واپس آ چکی ہوں، تو اب اُن پر دَم کی ادائیگی لازم ہو گی۔**

نفلی طواف شروع کر دینے سے اس کو پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے، جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: " (ویلزم) أي إتمامه بالشروع فيه أي في طواف التطوع وكذا في طواف تحية المسجد وطواف القدوم، وقوله: بالشروع فيه أي بمجرد النية (كالصلاة) أي كما تلزم الصلاة بالشروع فيها بالنية مع تحقق سائر شروطها" ترجمہ: نفلی طواف کو شروع کرنے سے اس کو پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے، اور طوافِ تحیۃ المسجد اور طوافِ قدوم کا بھی یہی حکم ہے۔ اور ان کا قول طواف شروع کرنا یعنی صرف طواف کی نیت کر لینے سے اس کو پورا کرنا لازم ہوتا ہے، جیسے نماز دیگر شرائط کی موجودگی میں نیت

کے ساتھ شروع کر لینے سے لازم ہو جاتی ہے۔
(لباب المناسک مع شرحہ، باب انواع الاطوفہ، صفحہ 203، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

نفلی طواف کا حکم طواف قدوم کی طرح ہے اور فقہائے کرام نے طواف قدوم کو طواف رخصت پر قیاس کرتے ہوئے اس کے ترک کا بھی وہی حکم بیان فرمایا ہے، جو طوافِ رخصت کو ترک کرنے کا حکم ہے یعنی اگر کوئی شخص طواف قدوم کے اکثر پھیرے ترک کرے، تو اس پر دَم لازم ہو گا اور اگر اقل یعنی چار سے کم پھیرے ترک کرے، تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ لازم ہو گا۔ اور یہی حکم نفلی طواف کا بھی ہو گا کہ طواف قدوم اور نفلی طواف دونوں ہی شروع کر دینے سے واجب ہو جاتے ہیں۔

نفلی طواف کا حکم طواف قدوم کی طرح ہے، جیسا کہ لباب المناسک میں ہے: ”وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم“ ترجمہ: ہر نفلی طواف کا حکم طواف قدوم کے حکم کی طرح ہے۔
(لباب المناسک، فصل فی الجنایۃ فی طواف القدوم، صفحہ 498، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

طوافِ رخصت کو ترک کرنے کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(الواجب دم علی محرم بالغ ... ترک طواف الصدر أو أربعة منه ... وان ترک ثلاثة من سبع الصدر تصدق بنصف صاع من بر کالفطرة) یجب لکل شوط منه“ ملتقطا و ملخصاً ترجمہ: اس محرم بالغ پر دم واجب ہے جو طواف صدر مکمل یا اس کے (کم از کم) چار پھیرے ترک کر دے۔ اور اگر طواف صدر کے سات پھیروں میں سے تین پھیرے ترک کرے، تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ فطر کی طرح آدھا صاع گندم صدقہ کرے۔ **(تنویر الابصار مع در مختار، جلد 3، صفحہ 665-671، مطبوعہ کوئٹہ)**

طواف قدوم کے ترک کا حکم بھی طواف رخصت والا ہے، جیسا کہ اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”لم یصرحوا بحکم طواف القدوم لو شرع فیه و ترک اکثرہ أو اقله ۔والظاهر انه کالصدر لوجوبه بالشروع“ ترجمہ: فقہائے کرام نے اس بارے میں تصریح نہیں کی کہ اگر کسی نے طوافِ قُدوم شروع کیا اور اُس کے اکثر یا اقل پھیرے چھوڑ دیئے، تو کیا حکم ہے؟ ظاہر یہ

ہے کہ یہ طوافِ صدر کی طرح ہے، کیونکہ یہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔
(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ665، مطبوعہ کوئٹہ)

حاشیہ ارشاد الساری میں ہے: ”وفی رد المحتار۔۔۔لو ترک اقلہ تجب فیہ الصدقۃ، ولو ترک اکثرہ یجب فیہ الدم لانہ الجابر لترک الواجب فی الطواف کسجود السھوفی ترک الواجب فی النافلۃ۔وقال العلامۃ طاھر سنبل:۔۔۔**وکذاکل طواف تطوع لانہ کالقدوم لوجوبہ بالشروع**“ ملتقطاً
ترجمہ: رد المحتار میں ہے: اگر کسی نے طوافِ قدوم کے اقل پھیرے چھوڑے، تواُس پر صدقہ لازم ہو گا اوراگراس کے اکثر پھیرے چھوڑے، تواُس پر دَم لازم ہو گا، کیونکہ طواف میں واجب چھوڑنے کی وجہ سے دَم اسی طرح لازم ہے، جیسے نفلی نماز میں واجب کو ترک کرنے میں سجدۂ سہو لازم ہے۔ اور علامہ طاہر سنبل نے فرمایا اور اسی طرح ہر نفلی طواف کا حکم ہے کیونکہ وہ طواف قدوم کی طرح شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔
(حاشیۃ ارشاد الساری، فصل فی الجنایۃ فی طواف القدوم، صفحہ499، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

نفلی طواف کے تمام یا اکثر پھیرے ترک کرنے کے بعد اگر اس کو ادا کر لیا، تو دَم ساقط ہو جائے گا، جیسا کہ طوافِ صدر کے متعلق الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”وأما ترك طواف الصدر أو أربعة منه فلتركه الواجب، وللأكثر حكم الكل، ويؤمر بالإعادة ما دام بمكة ويسقط الدم“ ترجمہ: بہرحال طوافِ صدر مکمل یا اس کے چار پھیروں کا ترک (تو اس پر دم کا حکم) واجب طواف کو ترک کرنے کی وجہ سے ہے اور اکثر کے لیے کُل کا حکم ہے اور جب تک طوافِ صدر کو ترک کرنے والا شخص مکہ میں ہو، تو اُسے طواف کرنے کا حکم دیا جائے گا اور (اگر وہ طواف کر لے تو) دم ساقط ہو جائے گا۔
(الاختیار لتعلیل المختار، جلد1، باب الجنایات، صفحہ163، مطبوعہ حلبی، قاھرہ)

طواف کے پھیروں کا پے درپے ہونا سنت ہے، جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح کی فصل فی سُنن الطواف میں ہے: ”(والموالاۃ) أی المتابعۃ (بین الاشواط) أی اشواط الطواف“ ترجمہ: اور

طواف کے پھیروں کے درمیان موالات یعنی پے در پے ہونا سنت ہے۔

(لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی سنن الطواف، صفحہ 226، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

طواف کے پھیروں کے درمیان بلا عذر وقفہ کرنا، مکروہ ہے، عذر کی وجہ سے ہو، تو کوئی حرج نہیں، جیسا کہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "إذا خرج لغير حاجة كره ولا يبطل فقد قال في اللباب ولا مفسد للطواف وعد من مكروهاته تفريقه أي الفصل بين أشواطه تفريقا كثيرا" ترجمہ: جب کوئی شخص دورانِ طواف بغیر کسی حاجت کے چلا جائے (جس سے طواف کے پھیروں میں وقفہ ہو) تو یہ مکروہ ہے اور اس سے طواف باطل نہیں ہو گا۔ پس لباب میں فرمایا کہ یہ طواف کو فاسد کرنے والا نہیں۔ اور پھیروں کے درمیان تفریق یعنی زیادہ فاصلہ دینے کو طواف کے مکروہات میں شمار کیا ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، کتاب الحج، صفحہ582، مطبوعہ کوئٹہ)

عذر کی وجہ سے سواری پر طواف کرنا، جائز ہے اور اس سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا، جیسا کہ مبسوط سرخسی میں ہے: "إن طاف راكبا أو محمولا فإن كان لعذر من مرض أو كبر لم يلزمه شيء" ترجمہ: اگر کسی نے عذرِ شرعی مثلاً: مرض یا بڑھاپے کے سبب سواری یا کسی کے کندھوں پر بیٹھ کر طواف کیا، تو اُس پر کچھ لازم نہیں۔ **(مبسوط سرخسی، جلد4، صفحہ45، مطبوعہ دارالمعرفہ، بیروت)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

02ربیع الاول 1445ھ/19ستمبر 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے